|  |  |
| --- | --- |
|  |  |



Al-Abṣār(Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)

**ISSN:** 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)

**Published by**: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.

Volume 01, Issue 02, July-December 2022, PP: 47-62

**DOI:** <https://doi.org/10.52461/al-abr.v1i2.1489>

**Open Access at**: <https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about>

**شرک کی فقہی تعبیرات**

***Jurisprudential Interpretations of Shirk***

***Syed Muhammad Mubeen Shah***

*Ph.D islamic studies Gomel Universty D.I.Khan KPK*

|  |  |
| --- | --- |
|  | **Abstract** |
|  | *Knowledge is either acquired or gifted by ALLAH. The latter refers to the knowledge bestowed upon the Messenger of ALLAH. The Final Prophet of ALLAH is the fountainhead of all knowledge in the universe. The knowledge man has acquired so far has been declared by ALLAH as little. But the Holy Prophet is the city of knowledge. Yet he is humble and his life history leaves for us a striking lesson of humility and modesty. We, therefore, can acquire maximum learning from the Prophetic source of knowledge which is his life conduct, the Seerah and the Divine Revelation, the Quran.***Keywords***Shirk, jurisprudential interpretations, Islamic teachings.* |

**1 موضوع کاتعارف و دائرہ کار**

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا،اِ س کی تمام ضروریات (جسمانی و روحانی)کا سامان پیدا فرماکر اس کو اختیار عطا فرمایا۔انبیاء علیھم السلام،مقدس کتب و صحائف اور عقل عطا فرماکر اِ س کو صراطِ مستقیم پر چلنے اور استقامت کا سامان مہیا فرمایا۔ "إن الشرك لظلم عظيم "[[1]](#endnote-1)(بےشک شرک بڑا ظلم ہے)کا اعلان فرماکر" إنّ الله لا يغفرُ أن يشّرك به و يغفرُ ما دون ذالك ما يشاءُ"[[2]](#endnote-2)(بے شک اللہ اُسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے)کے قول سے ڈرا کر ،ملائکہ کے استفسار"قالوا أ تجعل فيها من يُفسد فيها و يسفكُ الدماء "[[3]](#endnote-3)(بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے)،کےعملی جواب "قال إنّي أعلم ما لا تعلمون "[[4]](#endnote-4)(فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے) کی بنیاد رکھی۔شرک جیسے اکبر، اشدّاور نا قابل معافی گناہ کا ذکر کرتے ہوئے،قرآن کریم میں "من دون الله"اور"من دونه"جیسے الفاظ کا ذکر فرمایا،تاکہ شرک اور غیرشرک گناہوں میں ایک واضح اور امتیازی فرق قائم رکھا جائے۔

**2 من دون الله و من دونه کا خطاب**

ارحم الرحمین ربّ عزوجل نےقرآنِ کریم میں "من دون الله"کے الفاظ کے ساتھ،86مکی سورتوں میں سے 24سورتوں کی 54آیات کے تحت اور مدنی 28سورتوں میں سے 07سورتوں کی 16آیات کے تحت، 70مرتبہ خطاب فرمایا۔اسی طرح ربُّ العالمین نے"من دونه " کے ساتھ 86مکی سورتوں میں سے 23سورتوں کی 36آیات اور مدنی28 سورتوں میں سے 01 ایک سورت کے تحت، 37 مرتبہ کلام فرمایا۔اس طرح مکی ،مدنی سورتوں میں کُل 107 مرتبہ کلام فرمایا۔ان سارے خطابات میں ، دو جگہ سورۃ االانعام کی آیت 70اور سورۃ الجِن کی آیت 22میں،ربُّ العالمین نے رحمت للعاملینﷺ کودل موہ لینی والی نصیحتوں کے ساتھ ذکر کیا اورسورۃ الکہف کی آیت 14 کے تحت اصحاب کہف کا ذکر کیا اس کے علاوہ ہر جگہ غیر مسلم ہی قرآنی آیات کا موضوع و مقصودہیں۔

**2.1 من دون الله کامعنی و مفہوم**

"من دون الله"کوئی مخصوص قرآنی اصطلاح نہیں ،عام بول چال میں اہل عرب کسی کی حقارت اور گھٹیا پن کے بارے میں یوں اظہار کرتے ہیں : "صار دونا خسيساً "[[5]](#endnote-5)(کہ فلاں شخص گھٹیا اور کمینہ ہوگیا)۔المفردات میں مذکور ہے : "يقالُ للقاصر الشيئ دون "[[6]](#endnote-6)(جو شخص اپنی کمزوری کے باعث کوئی کام کرنے سے عاجز و قاصرہو)۔اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے : "و يغفرُ ما دون ذالك لمن يشاءُ "[[7]](#endnote-7)(اور اس سے کم تر جس کے لیے چاہتا ہے بخشش دیتا ہے)۔ان تمام جملوں میں گھٹیاپن،پستی اور حقارت کا مفہوم پوشیدہ ہے ۔

 روزمرہ گفتگو میں "من دون الله "کااستعمال"غير الله"کے معنی میں ہوتا ہے قرآن مجید میں اکثر و بیشتر "من دون الله "یا "من دونه "کے الفاظ کفار ومشرکین کے شرک کی نفی اور ابطاِل باطل کے پسِ منظر میں ان کے معبودِ باطلہ کے لیے استعمال ہوئے ہیں جس سے نہ صرف ان کا غیرِ خدا ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ ان کی اصل حیثیت عینی بے مائیگی بھی متعین ہوتی ہے ۔گویا "من دون الله "کے الفاظ سے کفار و مشرکین کے مشرکانہ معتقدات اور توہمات کا قلع قمع کرنا اور ان کو یہ باور کرانا مقصود ہے کہ ان کے جھوٹے معبود اس قدر بےحیثیت ہیں کہ وہ کسی قسم کے نفع و نقصان کا باعث نہیں ہو سکتے۔

**2.2 من دون الله سے مراد**

 قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی "من دون الله"یا اس کے مماثل الفاظ کا ذکر ہوا ہے وہاں اس سے مقصد کفار ومشرکین کے باطل عقئد و نظریات کا ردّ اور معبودانِ باطلہ کی بے وقعتی کا اظہار ہے۔بنیادی طور پر باطل عقائد و نظریات ، معبددانِ باطلہ،اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک سے اُلوہیت کی نفی،معبودانِ باطلہ کی بےوقعتی ،کفار و مشرکین سے خطاب اور معبودانِ باطلہ کے ولی اور شفیع ہونے کا انکار مقصود ہے ۔انبیاء ،اولیاء ہر گز "من دون الله"مصداق نہیں۔

 حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے مقبول بندوں کے معاندین کو اپنا ماسویٰ اور ان کے غیر کو اپنا غیر تصور کرتا ہے ان کے دوست کو اپنا دوست اور ان کے دشمن کو اپنا دشمن قرار دیتا ہے ۔اپنے حبیبﷺ کی بارگاہ کے آداب بیان کرتے ہوئے وہ حضورﷺ سے کسی عمل میں سبقت لے جانے کو اپنی ذات سے پہل،مومنین کی راہ کی پیروی کو اپنی راہِ ہدایت،حضورﷺ کے ہاتھ پر بیعت کواپنی بیعت،حضورﷺ کی اطاعت کواپنی اطاعت اور ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کے قول کو اپنا قول اور ان کے عمل اپنا عمل قرار دیتا ہے ۔

 لہذا "من دون الله"جیسے الفاظ اللہ تعالیٰ سے جس غیریت کا مفہوم لیے ہوتے ہیں وہ لغوی،کلامی اور لفظی نہیں بلکہ حکمی، مرادی اور معنوی اعتبار سے ہیں ۔یعنی خدا کے غیر سے مراد وہی ہے جو پیمانہ محبت کے اعتبار سے غیرہو اور بے نسبتی و بے تعلقی کے لحاظ سے پرایا ہواس لئے انبیاء و صالحین کو نگاہِ ربوبیت میں جو اپنائیت حاصل ہے اگر کوئی اسے نظر انداز کرتے ہوئے ان پر بھی "من دون الله"کا اطلاق کرے تو وہ قرآنی آیات کے ساتھ صریح مذاق کرتاہے ۔ جس طرح خوارج [[8]](#endnote-8)کا وطیرہ تھا جو اصل مدعائے قرآن کو سمجھے بغیرالفاظ کے ظاہری عموم کی بناء پر قرآنی حکم کا ہر جگہ اطلاق کرتے تھے۔اِن کے بارے میں منقول ہے : "كان ابنُ عمر يراهم شرار خلق الله و قالَ: أنهم أنطلقوا إلي اياتا نزلت في الكفار فجعلوها علي المومنين"[[9]](#endnote-9) (ابن عمر انہیں بد ترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرماتے تھے:یہ وہ لوگ ہیں جو کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کا اطلاق اہل ایمان پر کرتے ہیں)آج بھی اوثانِ اور اصنام والی آیات قرآنیہ کو مقبولانِ الہی اور اُن کے محبین اور اُن کا احترام بجا لانے والوں پر چسپاں کرنا قابل مذمت ہونا چاہیے ۔

**2.3 من دون الله کا درست اطلاق**

من دون الله کا لغوی معنی ہے "اللہ کے سوا"مگر ہرجگہ سیاق وسباق کے حوالے سے اس کے دائرہِ اطلاق اور مراد کو متعین کیا جانا ضروری ہے ۔جب ہم توحید و شرک کے باب میں غیر کی بات کرتے ہیں تو اس سے مرادلغوی معنی میں غیر ہوگا،اس میں ذاتِ باری تعالیٰ، اس کی صفات و افعال اور اسماء کے علاوہ باقی ہر چیز مخلوق ہے اور وہی ما سوا الله کہلاتی ہے ارشادِباری عزوجل ہے :"و لا تسُبّوا اللذين يدعُون من دون الله فسبّوا الله عدوًا بغير علمٍ"[[10]](#endnote-10) (تم ان کو گالی مت دو جنہیں یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں پھر وہ لوگ جہالت کے باعث ظلم کرتے ہوئے اللہ کی شان میں دشنام طرازی کرنے لگیں گے)دوسری جگہ ارشاد فرمایا: "و الذين من دون الله لا يستطيعون نصركم ولا أنفسهم ينصرون"[[11]](#endnote-11) (اور جن کو تم اس کے سو ا پوجتے ہو وہ تمہاری مدد کرنے پر کوئی قدرت نہیں رکھتے اور نہ ہی اپنے آپ کی مدد کر سکتے ہیں) اللہ نے کفار و مشرکین اور ان کے معبودانِ باطلہ کی مذمت کی ہے ۔ان آیات کے الفاظ "من دون الله"میں انبیاء، اولیاء اور ملائکہ ومقربین قطعاً اور یقیناً شامل نہیں ہیں۔

**3 سابقہ اقوام کے اسبابِ شرک اور نتائج**

**3.1 تقرب الی اللہ**

قرآن مجید کی وہ آیات جو اللہ تبارک و تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرنے،ان کو خدا بنانے اور ان کو دعوائے ربوبیت میں خُدا کا شریک بنانے کے واضح اقرار کا اعلان کرتی ہیں۔ان میں فقط عبادت کا ذکر کیا گیا ہے ۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی کو واسطہ بنانے یا کسی کا وہ ادب و احترام اور تعظیم جو درجہ عبادت میں نہ ہو ، اس حکم میں شامل نہیں ۔کفار ومشرکین یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ہم ان بُتوں کی عبادت کر کے ان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کا ذریعہ بناتے ہیں۔ان کا یہ عقیدہ کفر و شرک اس اعتبار سے ہے کہ وہ مشرکین ان بتوں کی باقاعدہ عبادت کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ بُت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کا ذریعہ ہیں ۔اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں اُن کے قول کوذکرفرماتا ہے :"ما نعبدُ ھم إلا ليُقربونا إلي الله زُلفي"[[12]](#endnote-12)(ہم ان بُتوں کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں)۔اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عقیدہِ تقرب کی واضح تکذیب کی ہے کیونکہ وہ مشرکین اپنے اس قول میں صادق ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے نزدیک ان بُتوں سے زیادہ قابل ِتعظیم ہوتا اور وہ لوگ غیر اللہ کی عبادت نہ کرتے۔قوم نوح،عاد اور ثمود اسی سبب کی وجہ سے شرک میں مبتلا ہوئیں۔

**3.2 زمانہ فترت**

وہ زمانہ کہلاتا ہے جس میں عوام الناس کی ہدایت کےلیے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوتا ۔یہ اسباب شرک میں سب سے بڑا سبب ہے کیونکہ وحدانیت کا سب سے بڑا علمبردار اور پرچار نبی کی ذاتِ مبارکہ ہی ہوتی ہےسوائے چند ایک نفوس کے جو سابقہ شریعت کو اپنے آباو اجداد "قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَإِلَهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُون" [[13]](#endnote-13) (بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے والدوں ابراہیم و اسماعیل و اسحاق کا ایک خدا اور ہم اس کے حضور گردن رکھتے ہیں)کی تعلیمات و عمل سے تھامے رکھے ہوئے تھے مثلاًقس بن ساعدہ ،زید بن عمرو بن نفیل،قیس بن عاصم تمیمی،صفوان بن اُمیہ کنانی اور زہیر بن ابی سلمیٰ (شاعر)عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھائے جانےاور بعثتِ نبویﷺتک (تقریباً 610سال)لوگ اس سبب کی وجہ سے شرک میں گرفتارہوئے۔

**3.3 جہالت**

عِلم کا نہ ہونا یا کسی شئے کی حقیقت کا نہ جاننا، جہالت کہلاتا ہے ۔اس کی مثال اللہ عزوجل نے اپنی لاریب کتاب میں ابراہیم و نمرود کے مکالمے میں نمرود کی جہالت کی صورت میں بیان فرمائی ہے ربُ العالمین فرماتا ہے :" فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ، فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَذَا رَبِّي هَذَا أَكْبَرُ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ"[[14]](#endnote-14) (پھر ان پر جب رات کا اندھیرا آیا ایک تارا دیکھا،بولے میرا رب اسے ٹھہراتے ہو،پھر جب ڈوب گیا بولے مجھے خوش نہیں آتے ڈوبتے والے ۔پھر جب چاند چمکتا دیکھ بولے اسے میرا بتاتے ہو پھر جب ڈوب گیاکہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انہیں گمراہوں میں ہوتا جب سورج جگمگاتا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب ڈوب گیا کہا اےقوم میں بیزارہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو) اس مکالمے میں ابراہیم علیہ السلام نے خدائے وحدہ لاشریک کی توحید کی معرفت سمجھانے کے لیے غیراللہ پر ربّ کا اطلاق فرمایا،کیونکہ جس شئے کو زوال یا فنا ہو وہ خدا نہیں ہوسکتا۔مگر وہ اپنی جہالت کے سبب شرک پر قائم رہے۔اسی طرح آریہ و منگول مذاہب بھی جہالت کی بنا پر شرک کے عقائد پر مشتمل ہیں۔

**3.4 علم ناقص**

کسی شے کے متعلق وہ علم جو اس شئے کا کماحقہ احاطہ نہ کرے علم ناقص کہلاتا ہے ۔مثلاً زندگی کے ارتقاء کے متعلق ڈارون کا نظریہ،معیشت پر کمیونزم اور اشتراکیت کے نظریات۔مذہب کی رُو سے نظریہ حلول ۔اس ناقص علمی کی وجہ سے بھی شرک کے نظریات و اعتقادات کو تقویت ملی۔

**3.5 مماثل تعلیمات**

مذاہب کے درمیان ملتی جُلتی تعلیمات اور ایک جیسے نتائج کی حامل اصطلاحات نے بھی شرک کو تقویت دی ۔مثلاً اخلاقی تعلیم کا ہر مذہب ہی علمبردار ہے جو شرک سے نکلنے کا ایک مضبوط جال ہے جو دوسرے مذاہب کے پیرکاروں کو شرک سے نکلنے میں روکاٹ بنتا ہے ۔اسی طرح تزکیہ نفس اور نروان تقریباً ہم معنی اصلاحات ہیں اس کے علاوہ احکام عشرہ دین اسلام اور بدھ دھرم دونوں میں ایک ہی نام سے مذہبی اصطلاحات ہیں اگرچہ تعلیمات میں زمین آسمان کا فرق ہے ۔

**3.6 غُلو**

شرک کے اسباب میں ایک سبب غُلو (کسی شئے کے مقام و مرتبے میں ناحق زیادتی)بھی ہے اللہ تعالیٰ نےقرآن کریم میں ارشاد فرمایا:"يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ "[[15]](#endnote-15) (اے کتاب والو! اپنے دین میں نہ کرواور اللہ پر نہ کہو مگر سچ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا ،اللہ کا رسول ہی ہے ) دوسری جگہ ارشاد فرمایا:"قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ"[[16]](#endnote-16) (تم فرماؤ اے کتاب والو! اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو،اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلوجو پہلے گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتیروں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے) ۔یہود و نصاریٰ نے اللہ عزوجل کے اس حکم کو پسِ پشت ڈال دیا جس کی وجہ سے وہ شرک میں مبتلا ہوگئے۔[[17]](#endnote-17)

**4 معاصر تطبیقات میں راہ اعتدال**

عصرِحاضر کے مومنین اور مشرکین کے درمیان ظاہری طور پررسل و اولیاءکا توسل ، استمداد ،زیارات قبور،عروس وغیرہ ایک جیسے اعمال ہیں لیکن حقیقت میں عقائد کے اختلاف کی وجہ سے دونوں میں زمین آسمان کا فرق اور فاصلہ مغرب اور مشرق کاہے ۔اس کی وضاحت انشاء اللہ آنے والی سطور میں آرہی ہے۔ ذات باری تعالیٰ کی شان اور اس کے مقام کے لائق جو خاص صفات و افعال ہیں انہیں کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا شرک ہے لیکن بعض اوقات صفاتِ الہیہ اور صفاتِ عبدیہ میں اشتراک ہوتا ہے اس لئے وہ صفات وافعال جو رب تعالیٰ کا خاصہ نہیں اور باری تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل اور اِذن سے اپنے برگزیدہ بندوں کو عطا فرما کر احسان فرمایا مثلاً: الشفاعة,علم الغيب, الهداية, الضلالة, العزّة,الروف الرحيم,الحق المبين, النور, الشهيد, الكريم, العظيم, الخبير, الشكور, العليم, المعلم و العلّام, الولّي و المولي, العفو, المومن, المهيمن, المبشر, الفتاح, الاول و الاخر, القوي, المحمود, المزكي, السميع, البصير.ایسی صفات و افعال سے متصف کرنا شرک نہیں۔

**4.1 اشتراکِ وصفی: الھداية کی مثال**

"إنك لا تهدي من أحببت و لكن الله يهدي من يشاء, وهو أعلم بالمهتدين" [[18]](#endnote-18)(حقیقت یہ ہے کہ جسے آپ چاہتے ہیں اسے صاحبِ ہدایت آپ خود نہیں بناتے بلکہ جسے اللہ چاہتا ہے صاحبِ ہدایت بنا دیتا ہے اور وہ راہِ ہدایت کہ پہچان رکھنے ولوں سے خوب واقف ہے )۔دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی اور رسول کی ہدایت کو ایک ہی آیت میں ثابت کیا:"و كذلك أوحينا أليك روحاً من أمرنا ما كنتَ تدري ما الكتاب ولا الايمان و لكن نهدي من نشاءُ من عبادنا و إنك لتهدي إلي صراط مستقيم"[[19]](#endnote-19) (سو اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کی وحی فرمائی ،اور آپ نہ یہ جانتے تھےکہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان،مگر ہم نے اسے نور بنا دیا۔ہم اس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت سے نوازتے ہیں اور بے شک آپ ہی صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت عطا فرماتے ہیں)۔

**4.2 علم الغيب کی مثال**

"قل لا يعلم من في السماوات و الارض الغيب إلا الله و ما يشعرون أيان يُبعثون"[[20]](#endnote-20) (فرما دیجیے کہ جو لوگ آسمانوں اور زمینو ں میں ہیں غیب کا علم نہیں رکھتے سوائے اللہ ک اور نہ ہی وہ یہ خبر رکھتے ہیں کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے)لیکن اللہ تعالیٰ غیب اپنے رسولوں کو بھی عطا فرماتا ہے:"و ما كان الله ليطلعكم علي الغيب و لكن يجتبي من رسله من يشاء فامنوا بالله و رسله و إن تومنوا و تتقوا فلكم أجرٌ عظيم"[[21]](#endnote-21) (اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کے لئے)چن لیتا ہے ،سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے) دوسرے مقام پر فرمایا: "علم الغيب فلا يظهر غيبه أحد إلا من ارتضي من رسولٍ فإنه يسلكُ من بين يديه و من خلفه رصدًا"[[22]](#endnote-22) (غیب کا جاننے والا ہے ،پس وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا۔سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (انہیں ہی مطلع علی الغیب کرتا ہے کیونکہ یہ خاصہ نبوت اور معجزہ رسالت ہے)تو بے شک وہ اس کے آگے اورپیچھے نگہبان مقرر فرما دیتا ہے )۔

**5 اشتراکِ فعلی**

**5.1 خلقیت کی مثال**

خالقِ حقیقی اللہ رب العزت کی ذات ہے فرمایا"فإذا سويته و نفختُ فيه من روحي فقعوا له ساجدينَ"[[23]](#endnote-23)(پھر جب میں اس کی تشکیل کو کامل طور پر درست حالت میں لاچکوں اور اس پیکر میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے لیے سجدہ میں گر پڑنا)۔خلق کی ان تمام صفات کی نسبت ایک مقام پر حضرت عیسیٰ نے اپنی طرف کی ،ارشادِ باری تعالیٰ ہے:"و رسولاً إلي بني إسرائيل إنّي قد جئتكم باية من ربّكم أنّي أخلق لكم من الطين كهيئة الطير فأنفخ فيه فيكون طيرًا بإذن الله"[[24]](#endnote-24)(اور بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا کہ بے شک میں تمہارے پاس رب کی جانب سے ایک نشانی لے کر آیا ہوں میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی شکل جیسابناتا ہوں پھر میں اس میں پھونک مارتا ہوں سو وہ اللہ کے حکم سے فوراً اُڑنے والا پرندہ ہو جاتا ہے )۔

**5.2 موت کی مثال**

"الله يتوفي الانفسُ حين موتها"[[25]](#endnote-25)(اللہ جانوں کو اُن کی موت کے وقت قبض کرتا ہے)"قل يتوفكم ملك الموت اللذي وكّل بكم ثُمّ إلي ربّكم تُرجعون"[[26]](#endnote-26)(آپ فرمادیں کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روح قبض کرتا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔)

**5.3 صفاتِ مشترکہ کی حقیقت**

درج ذیل توضیحات میں مضمر ہے:

اول:ان صفات کا معنی و اطلاق اللہ تعالیٰ کے لئے اِس کی شان خالقیت و مالکیت کے مطابق بیان ہوا ہے اور مخلوق کے لئے اس کی شان مخلوقیت و محبوبیت کے مطابق۔

 دوم :یہ صفات اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی حیثیت سے بیان ہوئیں ہیں اور مخلوق کے لئے عطائی حیثیت سے ۔

سوم:یہ صفات اللہ تعالیٰ کے لئے حقیقی معنی میں بیان ہوئی ہیں اورحضورﷺ کے لئے اور دیگر معزز و مقرب مخلوق کے لئے مجازی معنی میں۔مُدعا:ایسے اشتراک سے کبھی بھی شرک لازم نہیں آتا بلکہ ان کی صحیح توجیہہ اور تطبیق کرنی چاہیے۔

**5.4 صفات کے اشتراک کے متعلق مؤقف علامہ ابن تیمیہؒ**

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

(اللہ تعالیٰ نے اپنا نام رکھا ہے حیی(ہمیشہ زندہ رہنے والا)فرمانِ باری تعالیٰ ہے :اس کےسوا کوئی معبود نہیں ہمیشہ زندہ رہنے والا سب کو قائم رکھنے والا۔اس نے اپنے بعض بندوں کو بھی حیی(زندہ)فرمایا ہے ۔[[27]](#endnote-27)ارشاد فرمایا:اور زندہ کو مُردہ کو زندہ سے کون نکالتا ہے ۔[[28]](#endnote-28)یہ دونوں اس زندہ کی طرح تو نہیں ہو سکتا کیونکہ الحیی خاص اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور اس فرمان يخرج الحي من الميت خاص مخلوق کا نام ہے ۔ یہ دونوں نام جب تخصیص سے خالی کر کے مطلقاً بولے جائیں تو متفق ہیں مگر خارج میں تو مطلق پایا نہیں جاتا البتہ عقل مطلق سے دونوں ناموں میں ایک قدر مشترک سمجھتی ہے اور تخصیص کرتے وقت کچھ ایسی قیود لگائی جائیں گی جن کی بنا پر خالق مخلوق سے ممتاز ہو اور مخلوق خالق سے اور ایسی قیدیں اللہ تعالیٰ کے تمام ناموں اور صفتوں میں لگانا ضروری ہیں تاکہ اسم مشترک بولتے وقت خصوصیات و اضافیات معلوم ہوں۔جو خالق و مخلوق کی خصوصیات کو گڑ مڈ نہ ہونے دیں)۔

رؤف الرحيم:و سني نفسه بالرءوف الرحيم, فقال:(إنّ الله بالناس لروف رحيمٌ) [[29]](#endnote-29) و سمي بعض عباده بالرءوف الرحيم, فقال:(لقد جاءكم رسولٌ من إنفسكم عزيزٌ عليه ما عنتم حريصٌ عليكم بالمومنين رءوف الرحيم)[[30]](#endnote-30)وليس الرءوف كالرءوف,ولاالرحيم كالرحيم"

اور اس نے اپنا نام" الروف الرحیم رکھا"فرمایا:(بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا مہربان ہے ) اور اِس نے اپنے بعض بندوں کا نام روف رحیم رکھا،فرمایا:(بے شک تمہارے پس تم میں سے رسولﷺ تشریف لائےتمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں ہے ۔اے لوگو! وہ تمہارے لئے بڑے آرزو مند رہتے ہیں مومنوں کے لئے نہایت شفیق بے رحم فرمانے والے ہیں حالانکہ ایک روف دوسرے روف کی طرح نہیں ،نہ ایک رحیم دوسرے رحیم کی مانند۔

الارادة:و كذلك وصف نفسه بالارادة و وصف عبده بالارادة, فقال:(تريدون غرض الدُنيا و الله يُريدُ الاخرةَ و الله عزيزٌ حكيمٌ)[[31]](#endnote-31)"

یونہی اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت بیان فرمائی :ارادہ کرنا۔اور بندے کی صفت بھی ارادہ کرنا فرمایاتم لوگ دُنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو اور اللہ آخرت کی بھلائی چاہتا ہے اور اللہ خوب غالب حکمت والاہے "[[32]](#endnote-32)

**6 آیت وسیلہ اور آیات ذکران بضمیر واحد کے متعلق اقوالِ مفسرین**

**6.1 الف**

**آیت وسیلہ** کے متعلق ابو اللیث السمرقندیؒ فرماتے ہیں:

"وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ يعني اطلبوا القرابة والفضيلة بالأعمال الصالحة وَجاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ يعني في طاعته"[[33]](#endnote-33)

اس کی طرف وسیلہ تلاش کرنا یعنی نیک اعمال کے ذریعے قربت چاہنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا یعنی اس کی اطاعت کرنا۔

مجدد الدین فیروزآبادی ؒ فرماتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا الَّذين آمَنُواْ: بِمُحَمد وَالْقُرْآن، اتَّقوا الله: فِيمَا أَمركُم،وابتغوا إِلَيهِ الْوَسِيلَة: الدرجَة الرفيعة "[[34]](#endnote-34)

(اے ایمان والو: ایمان محمدﷺ اور قرآن پر، خدا سے ڈرو، جس کا وہ تمہیں حکم دیتا ہےاور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو:درجات کی بلندی کا)۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں:

 "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ) الْوَسِيلَةُ هِيَ الْقُرْبَةُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَالْحَسَنِ وَمُجَاهِدٍ وَقَتَادَةَ وَعَطَاءٍ وَالسُّدِّيِّ وَابْنِ زَيْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ"[[35]](#endnote-35)

(اے ایمان والو!اللہ سے ڈرو اور وسیلہ تلاش کرو:وسیلہ وہ قربت ابی وائل،الحسن بصریؒ، مجاہدؒ، قتادہؒ، عطاءؒ، سدیؒ، ابن زیدؒاور عبداللہ بن کثیر سے یہی مروی ہے۔

**6.2 ب**

آیت ضمیرِ واحد کے متعلق علامہ ابن جریر طبریؒ فرماتے ہیں:

"والله ورسوله أحق أن يرضوه)بالتوبة والإنابة(إن كانوا مؤمنين)يقول:إن كانوا مصدِّقين بتوحيد الله، مقرِّين بوعده ووعيده "[[36]](#endnote-36)

(اللہ اور اس کا رسول زیادہ مستحق ہیں کہ اُس کو راضی کیا جائےتوبہ اور رجوع کے ساتھ،اگر وہ مومن ہیں۔فرمایا: اگر وہ خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں، اس کے وعدے اور دھمکی کو پہچانتے ہیں)۔

علامہ بغوی ؒ فرماتے ہیں:

"وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوه،ولم يقل يرضوهما،لأن رضى الرسول داخل في رضى الله عزّ و جلّ "[[37]](#endnote-37)

(اور خدا اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ وہ اسے راضی کریں اور اس نے یہ نہیں فرمایا کہ انہیں راضی کرو کیونکہ رسول کی خوشنودی خدائے بزرگ و برتر کی رضا میں شامل ہے)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ" وَلَمْ يَقُلْ: يُرْضُوهُمَا لِأَنَّ رِضَا الرَّسُولِ دَاخِلٌ في رضا الله عز وجل "[[38]](#endnote-38)

( اور خدا اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ وہ اسے راضی کریں کیونکہ رسول اللہ کی رضا اللہ کی ر ضا ہے )

 علامہ مظہریؒ فرماتے ہیں:

"وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ بالطاعة والإخلاص والضمير راجع الى الله تعالى لان إرضاء الله تعالى لا يتحقق بالايمان الكاذبة بل بالطاعة والإخلاص فالتقدير والله أحق ان يرضوه والرسول كذلك وقيل الضمير راجع الى كل منهما وانما وحد الضمير لانه لا تفاوت بين رضاء الله ورضاء رسوله فكانهما فى حكم شىء واحد وقيل الضمير راجع الى الرسول صلى الله عليه وسلم لان الكلام فى إيذاء الرسول وارضائه إِنْ كانُوا مُؤْمِنِين"[[39]](#endnote-39)

(اور خدا اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ وہ اطاعت اور اخلاص کے ساتھ اس کو راضی کریں اور ضمیر سے مراد خداتعالیٰ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی باطل ایمان سے نہیں ہوتی بلکہ اطاعت اور اخلاص سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ زیادہ حقدار ہے رضا کا اسی طرح اُس کا رسول ﷺاور کہا گیاضمیر واحد دونوں کی طرف راجع ہے کیونکہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضا میں فرق نہیں،حکم میں دونوں میں ایک ہیں۔اور کہا گیا ضمیر سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کیونکہ کلام رسول کو نقصان پہنچانے اور اسے خوش کرنے کے بارے میں ہے۔ اگر وہ مومن ہیں)۔

**7 اُمت (اجابت)محمدیہ ﷺسےنفیِ شرک**

بنی اسرائیل کے شرک کا ذکر"ثم اتّخذتم العجل"[[40]](#endnote-40)(پھر تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی)فرماکر،اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر انتہائی رحمت و شفقت کرتے ہوئے"ثم عفونا عنكم من بعد ذلك"[[41]](#endnote-41)(پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معافی دی)کے الفاظ سے کلام فرمایا۔ حالانکہ شرک سے متعلق نصِ قرآنی : "إن الله لا يغفر أن يشرك به و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء"[[42]](#endnote-42)(اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیاتا ہے)ایک اور جگہ ارشاد ہوا: "إن الله لا يغفر أن يشرك به و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء "[[43]](#endnote-43)(اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے )یہ کلام اللہ تعالیٰ کے انتہائی رحیم ہونے پر دال ہےاس تناظر (شرکِ بنی اسرائیل سےدرگزر)میں ربِّ موسیٰؑ و ہارونؑ کی ذات کوافضل الانبیاء،امام الانبیاء،خاتم النبیین حضرت محمدﷺ اور افضل الاُمت اُمت محمدیہ پر زیادہ[[44]](#endnote-44) رحیم و شفیق ہونا چاہیے،اس رحمت و شفقت کا اظہاراُمت محمدیہ سے نفیِ شرک کی صورت میں،کلام اللہ عزوجل ، حدیث رسولﷺ اور قولِ صحابہ سےہوتاہے۔

**7.1 وحی متلو(قرآن)**

**7.1.1 وسیلے کاحکم**

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"[[45]](#endnote-45)

(اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو، اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ)وسیلہ کا لفظ ایمان ،جمیع اعمالِ صالحہ اور متعلقاتِ ایمان و اعمال کو متضمن ہے۔

**7.1.2 ضمیر واحد کے ساتھ اپنا اور رسول اللہ ﷺکاذکر**

اللہ عزوجل نے اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی ذات کوواحد کی ضمیر کے ساتھ ذکر فرمایا:"وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ"[[46]](#endnote-46)(اللہ اور رسول کا حق زائد ہےکہ اسے راضی رکھتے اگر ایمان رکھتے تھے)دوسرا ارشادِ مبارک:"أغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ"[[47]](#endnote-47)(اللہ اور رسول نے اُنھیں اپنے فضل سے غنی کردیا)اورمتعدد جگہ پر دونوں ذاتوں(اللہ اور رسول اللہ) کے لیے ضمیر واحد استعمال ہوئی ہے ۔

**7.2 وحی غیر متلو(حدیث)**

"وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا" [[48]](#endnote-48)

(اللہ کی قسم میرے بعد مجھے اُمت کا شرک میں پڑنے کا خوف نہیں لیکن یہ خوف ہے کہ تم آپس میں جھگڑ کر ہلاک ہوجاؤ)

امام بخاری ؒ نے اس حدیث کوبخاری شریف میں پانچ(05) مختلف مقامات پر ذکر کیاہے ۔

دوسرا ارشاد:"إنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا"[[49]](#endnote-49)

(اللہ کی قسم مجھے تمہارا شرک میں پڑنے کاہر گز خوف نہیں ،لیکن مجھے تمہارا دُنیا پرستی ،آپس میں لڑنے کر ہلاک ہونے کا خوف ہے )۔

**7.3قول صحابہ**

حضورﷺ کے وصال کے موقع پرابوبکر صدیق نے فرمایا:"اما بعد،تم میں سے جوشخص محمدﷺ کی پوجاکرتاہےتو وہ جان لےکہ محمدﷺ کی وفات ہوچکی ہےاور تم میں سے جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے تو یقیناً اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے"[[50]](#endnote-50)اس اغلب رحمت کا ثبوت قرآن کریم کے ارشادات:"كتب علي نفسه الرحمة" [[51]](#endnote-51) (اُس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے)دوسرا ارشاد: "فقل سلمٌ عليكم كتب ربُّكم علي نفسه الرّحمة"[[52]](#endnote-52) (آپ فرمادیں،تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے)سے ہوتا ہے۔حکمِ وحی اور سبیل المومنین کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:"وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا"[[53]](#endnote-53)(اور جو رسولﷺکے خلاف کرےبعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جُدا راہ چلےہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گےاور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیاہی بُری جگہ پلٹنے کی)۔یہ وہ جو مجھ (ربِّ جلیل کے عبدِ ذلیل) پر ظاہر ہوا ۔

**8 خُلاصہ**

توحید اور شرک دونوں میں بُعد المشرقین ہے۔توحید ایک سمت میں ہے تو شرک اس کی دوسری سمت میں ہے۔ اگر کوئی توحید کی مخالف سمت میں جائے گا تبھی وہ شرک کا مرتکب ہو گا۔یہ بڑا اہم نکتہ ہے کہ کسی چیز کو شرک کا نام دینے سے پہلے یہ تعیّن کرنا لازمی ہے کہ توحید کے کس شِک یا قسم(ذاتی،صفاتی)،ضابطے اور درجے کی نفی ہوتی ہے۔بدقسمتی سے بعض عُلماء(جومخلوق کے لیے علم غیب کے قائل نہیں) شریعت کا یہ بنیادی تقاضا سمجھے بغیر،اسلاف(خاتم النبیین ﷺ اورصحابہ اکرام وفقہائےخیرون القرون)کے طریق استنباطِ احکام سے ہٹ کر، بے دریغ شرک کا فتویٰ صادر کرتے رہتے ہیں اور اپنی فتویٰ بازی سے لوگوں کو مشرک کہنے سے ذرہ بھر نہیں ہچکچاتے۔ حالانکہ شرک کا تعلق باطنِ انسانی سے ہے اوروہ کسی باطن پر کیسے مطلع ہو گئے؟وہ ایک طرح سے توحید پر اجارہ داری قائم کر لیتے ہیں۔وہ نہیں جانتے کہ شرک کوئی عمومی نہیں بلکہ خصوصی تصور ہے۔شرک محض گناہ،بد عقیدگی اور غلط بات نہیں بلکہ کفر کا ارتکاب ہے۔حتٰی کہ بدعت کو بھی شرک کے زمرے میں نہیں رکھا جا سکتا۔اگر کوئی چیز حرام ہے تب بھی آپ اسےشرک نہیں کہہ سکتے۔ شرک ہونے کے لئے لازم ہے کہ وہ صریحاً عقیدہ توحید کی نفی ہو۔شرک کا مرتکب محض حرام و ناجائز کا مرتکب نہیں ہوتا بلکہ یکسر ایمان سے خارج اور کافر ہوجاتا ہے۔شرک کا معاملہ انتہائی گھمبیراور پیچیدہ ہے۔اسے کبھی عمومی اور معمولی انداز سے نہیں لینا چاہیے ۔[[54]](#endnote-54)

**حوالہ جات و حواشی**

1. القرآن13:31

Al-Qu՚rān 13:31 [↑](#endnote-ref-1)
2. ایضاً 48:04

Al-Qu՚rān 04:48 [↑](#endnote-ref-2)
3. ایضاً 30:02

Al-Qu՚rān 02:30 [↑](#endnote-ref-3)
4. ایضاً

Ibid [↑](#endnote-ref-4)
5. مجد الدين أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادى (المتوفى: 817هـ) ؒ،القاموس المحیط، تحقيق: مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة الناشر: مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت - لبنانالطبعة: الثامنة، 1426 هـ - 2005 م 01/1545

Majid al-Dīn Abū Tāhir Muhammad bin Yaqūb al-Firūzabādi (died: 817 AH), Al-Qāmūs al-Muhait, Research: maktab al-tuath fi muasasa al-risalah, Publisher:muasasa al-risalah lil-tabat wa al-tauzih, Beirut - Lebnān, Edition: 8th, 1426 AH - 2005 AD 01/1545. [↑](#endnote-ref-5)
6. امام راغب اصفہانیؒ،المفردات، الناشر: فصلت للدراسات والترجمة والنشر – حلب الطبعة: الأولى، 1422 هـ - 2001 م ص172۔

Rāghib, Asfahānī, mufarridāt, al-nāshir: fasalat lil dirasāt wa al-tarjamah wa al-nasher, Halab, Edition: Al-Awal, 1422 AH - 2001 AD, p. 172. [↑](#endnote-ref-6)
7. القرآن 48:04

Al-Qu՚rān 04:48 [↑](#endnote-ref-7)
8. مسئلہ تحکیم(حضرت علی اور معاویہ کے درمیان صلح کا معاملہ) کےموضوع پر حضرت علی سے اختلاف کرتے ہوئے ،حضرت علی کے گروہ سے علیحدہ جماعت وجود میں آئی ،جن کے خلاف جنگِ نہروان لڑی گئی۔ [↑](#endnote-ref-8)
9. البخاري،محمدبن اسماعیل، الجامع الصحیح،دارالحضارۃ للنشروالتوزیع،ریاض،2015ء،کتاب استتابہ المرتدین والعماندین و قتالہم،باب قتل الخوراج،ج06،حدیث2539;ابن حجر عسقلانیؒ،تعلیق التعلیق، المطبعة الكبرى الأميرية بولاق، باب قتل الخوارج والملحدین،ج05،حدیث259۔

Al-Bukhārī, Muhammad bin Ismaīl, Al-Jāme՚u Al-Sahih, dār al-hadarat lil-nasher wa al-Taūzee, Riyadh, 2015, kitāb Istaba al-Murtidin wal-Amandin wa Qtalahm ՚, bāb katalal khawarij, Vol. 06, Hadith 2539; ibn hajar asqalāni, taleeq al-taleeq, Al-Matababa Kubra Amiriyyah Bulaq, bāb katalal khawarijn wa al-mulhideen Vol. 05, Hadith 259. [↑](#endnote-ref-9)
10. القرآن108:06

Al-Qu՚rān 06:108 [↑](#endnote-ref-10)
11. القرآن197:07

Ibid 07:197 [↑](#endnote-ref-11)
12. ایضاً 39:03

Ibid 03:39 [↑](#endnote-ref-12)
13. ایضاً 133:02

Ibid 02:133 [↑](#endnote-ref-13)
14. ایضاً 78،77:06

Ibid 06:77,78 [↑](#endnote-ref-14)
15. ایضاً 171:04

Ibid 04:171 [↑](#endnote-ref-15)
16. ایضاً 77:05

Ibid 05:77 [↑](#endnote-ref-16)
17. ایضاً 30:09

Ibid 09:30 [↑](#endnote-ref-17)
18. ایضاً 27،26:72

Ibid 72:26,27 [↑](#endnote-ref-18)
19. ایضاً 52:42

Ibid 42:52 [↑](#endnote-ref-19)
20. ایضاً 65:27۔

Ibid 27:65 [↑](#endnote-ref-20)
21. ایضاً 179:03

Ibid 03:179 [↑](#endnote-ref-21)
22. ایضاً 27،26:72

Ibid 72:26,27 [↑](#endnote-ref-22)
23. ایضاً 29:15

Ibid 15:29 [↑](#endnote-ref-23)
24. ایضاً 49:03

Ibid 03:49 [↑](#endnote-ref-24)
25. ایضاً 42:39

Ibid 39:42 [↑](#endnote-ref-25)
26. ایضاً 70:16

Ibid 16:70 [↑](#endnote-ref-26)
27. ایضاً 255:02

Ibid 02:255 [↑](#endnote-ref-27)
28. ایضاً

Ibid [↑](#endnote-ref-28)
29. ایضاً 143:02۔

Ibid 02:143 [↑](#endnote-ref-29)
30. ایضاً 128:09

Ibid09:128 [↑](#endnote-ref-30)
31. ایضاً 67:08

Ibid 08:67 [↑](#endnote-ref-31)
32. ابو لیث السمرقندیؒ،نصر بن محمد،بحر العلوم،باب المائدہ آیت35الی 37،الموسوعۃ العربیہ العالیہ نیٹ،01/387 [↑](#endnote-ref-32)
33. مجدد الدین فیروزآبادیؒ،محمد بن یعقوب،تنویر المقباس،باب 35،دارالکتب العلمیہ لبنان،01/93 [↑](#endnote-ref-33)
34. Abū Laīth al-Samarkandī, Nasr bin Muhammad, Bahr al-Ulīm, bāb al-Maida, verse 35 to 37, Al-Musawat al-Arabiyyah al-Aliyyah Net, 01/387; Mujaddin al-Din Firozabadi, Muhammad bin Yaqīb, Tanwīr al-Maqbas, bāb 35, Dār al-Kitāb al-Ulamiya Lebnān, 01/93. [↑](#endnote-ref-34)
35. قرطبیؒ ،محمد بن احمد بن ابی بکر،جامع لاحکام القرآن،باب سورۃ المائدہ،دار الکتب المصریہ،القاہرہ،06/159

Al-Qurtubī, Muhammad bin Ahmad bin Abi Bakr, Jami al-ahkām al-Qur’an, bāb Surah Al-Ma’idah, Dār al-Kutub al-Masriya, Cairo, 06/159. [↑](#endnote-ref-35)
36. ابوجعفر طبریؒ،محمد بن جریر،تفسیر طبری،باب62،موسسۃ الرسالۃ،1420ھ،14/329

Abu Ja'far Tabari, Muhammad Bin Jarir, Tafsīr Tabari, bāb 62, Musaat al-Rasalāt, 1420 AH, 14/329. [↑](#endnote-ref-36)
37. البغویؒ،الحسین بن مسعود،محی السنۃ،تفسیر بغوی،البقرہ آیت45تا49،احیاء التراث،بیروت،المطبع دوم،01/112

Al-Baghwī, Al-Husain bin Mas’ud, Muhi-Sunnah, Tafsīr Baghwi, Al-Baqarah Ayat 45 to 49, Ahyaya al-Tarath, Beirut, Al-Mutaba 2, 01/112. [↑](#endnote-ref-37)
38. قرطبیؒ، تفسیر قرطبی، سورۃ البقرہ آیت45، 01/373

Al-Qurtubī, , Jami al-ahkām al-Qur’an, bāb Surah Al-Ma’idah, Dār al-Kutub al-Masriya, Cairo, 06/159. [↑](#endnote-ref-38)
39. مظہریؒ،محمد ثناء اللہ،تفسیر مظہری،باب سورۃ البقرہ،آیت46،مکتبہ الرشدیۃ،پاکستان،01/65

Mozahrī, Muhammad Sanaullah, Tafsīr Mozahri, bāb Surat al-Baqarah, verse 46, Maktaba al-Rashdiyyah, Pakistan, 01/65. [↑](#endnote-ref-39)
40. القرآن51:02

Al-Qu՚rān 02:51 [↑](#endnote-ref-40)
41. ایضاً 52:02

Ibid 02:52 [↑](#endnote-ref-41)
42. ایضاً 48:04

Ibid 04:48 [↑](#endnote-ref-42)
43. ایضاً 116:04

Ibid 04:116 [↑](#endnote-ref-43)
44. یہ زیادتی نفیِ شرک کا تقاضا کرتی ہےکیونکہ شرک سے بڑاگناہ کوئی نہیں اوردرگزرِشرک سےبڑاکوئی رحم نہیں۔ظاہر سی بات ہے افضل اُمت پر افضل فضل ہونا چاہیے۔ [↑](#endnote-ref-44)
45. القرآن35:05

Al-Qu՚rān 05:35 [↑](#endnote-ref-45)
46. ایضاً 62:09

Ibid 09:62 [↑](#endnote-ref-46)
47. ایضاً 74:09

Ibid 09:74 [↑](#endnote-ref-47)
48. البخاریؒ ،صحیح البخاری،باب الصلوۃ علی الشہید،02/98 ; القشیریؒ،صحیح مسلم،باب اثبات حوض نبیناﷺ،04/1795

Al-Bukhārī, Sahih Al-Bukhārī, bāb al-salat al-shahīd, 02/98; Sahih Muslim, bāb asbāt Huz Nabina, 04/1795. [↑](#endnote-ref-48)
49. البخاریؒ،محمد بن اسماعیل ،صحیح البخاری،باب غزوہ احد،05/94;صحیح مسلم باب اثبات حوض نبینا ،04/1796; ابن مبارک ؒ،عبداللہ بن مبارک،الزہد و ارقائق،باب توبۃ داود و ذکر الانبیاء، دارالعلمیہ بیروت،01/174

Al-Bukhārī, Sahih Al-Bukhārī, bāb Ghazwah Uhud, 05/94; Sahih Muslim, bāb asbāt Huz Nabina, 04/1796; Ibn Mubarak, Abdullah Ibn Mubarak, Al-Zuhd wa arqāiq, bāb taubah Dawud wa zikre al-anmbiya, Dār al-Ulmiya Beirut, 01/174. [↑](#endnote-ref-49)
50. صفی الرحمان مبارکپوریؒ،الرحیق المختوم،دارالکتب السفلیہ شیش محل روڈ،لاہور،مئی2000،ص632۔

Safī-ur-Rahmān Mubārakpuri, Al-Rahiq Al-Makhtūm, Dār-al-Kutab Al-Saflia Sheesh Mahal Road, Lahore, May 2000, p. 632. [↑](#endnote-ref-50)
51. القرآن12:06

Al-Qu՚rān 06:12 [↑](#endnote-ref-51)
52. ایضاً 54:06

Ibid 06:54 [↑](#endnote-ref-52)
53. ایضاً 115:04

Ibid 04:115 [↑](#endnote-ref-53)
54. طاہر القادری،ڈاکٹر، توحید اورشرک کی متقابل اقسام،منہاج القرآن پرنٹرز،لاہور اکتوبر2006،ص51-52۔

Tahir-ul-Qadri, Dr., ՚aqīdah taūhīd awr ishterāq sifāt, Minhaj-ul-Quran Printers, Lahore, October 2006, pp. 51,52. [↑](#endnote-ref-54)